REGD No L 5254

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ۔ عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ الفضل لاہور

ٹیلیفون نمبر ۲۹۷۹

شرح چندہ
سالانہ ۲۴ روپے
ششماہی ۱۳ "
سہ ماہی ۷ "
ماہوار ۲½ "

یوم جمعہ

فی پرچہ ۱/-

۲۱ جمادی الثانی سنہ ۱۳۷۰ھ

جلد ۳۹/۵ | ۳۰ امان ۱۳۳۰ ہش ۳۰ مارچ سنہ ۱۹۵۱ء | نمبر ۷۶

اخبار احمدیہ

ربوہ ۲۷ مارچ۔ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی طبیعت نسبتاً بہت بہتر ہے۔ کمزوری باقی ہے۔ احباب حضور کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا فرمائیں۔

نئی دہلی ۲۹ مارچ۔ آج یہاں آسمان پر دھوئیں کی ایک لکیر دکھائی دینے سے شہر بھر میں سنسنی پھیل گئی۔ بعض نے اسے اڑن طشتری خیال کیا۔ اور بعض نے یہ سمجھا۔ کہ کوئی بیرونی جہاز دھواں چھوڑ گیا ہے۔ چنانچہ ہندوستان کے سرکاری جہازوں نے جستجو بھی کی اور بعد میں وزارت دفاع کے اعلان میں بتایا گیا۔ کہ کوئی جہاز نہیں ملا۔ خیال ہے۔ کہ یہ جہاز کسی بیرونی ملک کا تھا۔ جو بلا اجازت گزرا ہے۔

محمد خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم

"وہ اعلیٰ درجہ کا نور جو انسان کو دیا گیا۔ یعنی انسان کامل کو وہ ملائک میں نہیں تھا۔ نجوم میں نہیں تھا۔ قمر میں نہیں تھا۔ آفتاب میں بھی نہیں تھا۔ وہ زمین کے سمندروں اور دریاؤں میں بھی نہیں تھا۔ وہ لعل اور یاقوت اور زمرد اور الماس اور موتی میں بھی نہیں تھا۔ غرض وہ کسی چیز ارضی اور سماوی میں نہیں تھا۔ صرف انسان میں تھا۔ یعنی انسان کامل میں جس کا اتم اور اکمل اور اعلیٰ اور ارفع فرد ہمارے سید و مولیٰ سید الانبیاء سید الاحیاء محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔ سو وہ نور اس انسان کو دیا گیا۔ اور یہ شان اعلیٰ اور اکمل اور اتم طور پر ہمارے سید ہمارے مولیٰ ہمارے ہادی نبی امی صادق و مصدوق محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم میں پائی جاتی تھی" (ملفوظات مسیح موعودؑ)

دور و نزدیک سے

عمان ۲۹ مارچ۔ معلوم ہوا ہے۔ کہ یہودی پوشیدہ طور پر ہیرے سونا۔ چاندی اور دوسرے جواہرات اور دیگر قیمتی اشیا خفیہ طور پر اسرائیل میں لا رہے ہیں۔ (سٹار)

لاہور ۲۹ مارچ۔ انجمن حمایت اسلام لاہور نے کارپوریشن کو نوٹس دیا ہے۔ کہ وہ لڑکیوں کے چار پرائمری سکول بند کر رہی ہے۔ تین ادارے تو ایسے علاقوں میں ہیں جہاں کارپوریشن کے سکول ہیں۔ اور یہ طالبات ان میں جا سکتی ہیں۔ ایک کے متعلق امید ہے۔ شاید کارپوریشن گرانٹ میں اضافہ کر دے۔ ان چاروں سکولوں میں ... ا طالبات ہیں۔ (سول ملٹری گزٹ)

لندن ۲۹ مارچ۔ معلوم ہوا ہے۔ کہ تقسیم سے متعلقہ مسائل کو حل کرنے کی کوشش میں برطانی حکومت کے آئر کو ہندوستانی طرز کے مستعمراتی درجہ کی پیشکش کرنے کی خبریں غلط تھیں۔ ایک سرکاری ترجمان نے انہیں بالکل غلط قرار دیا ہے۔ (سٹار)

کراچی ۲۹ مارچ۔ مسٹر جی۔ ایم سید سندھ اسمبلی میں ایک متحدہ حزب مخالف پیدا کرنے کے لئے اگلے مہینے سندھ کی مختلف غیر مسلم لیگی سیاسی جماعتوں کے نمائندوں کی ایک کنونشن بلا رہے ہیں۔

برلن ۲۹ مارچ۔ جرمنی کے مشرقی منطقہ میں گذشتہ سال سیاسی عدالتوں اور فوجی ٹربیونل نے جمہوری اشتراکی مخالف سرگرمیوں کے لئے مجموعی طور پر ۱۷۰۱۲ مقدمات میں ۶۳۰۳۴ سال کی سزا دی ہے۔ اقتصادی جرائم کے لئے ۷۶۰۴ قید بامشقت اور ۱۶۰۸۰ سال قید کی سزائیں دی گئی ہیں۔

دمشق ۲۹ مارچ۔ شام کی وزارت تعلیم نے حکومت برطانیہ کی شام میں تکنیکی تعلیم کے لئے ایک برطانی ماہر کی خدمات کی پیشکش کو قبول کر لیا ہے۔ (اسٹار)

برلن ۲۹ مارچ۔ کل اشتراکی عوامی پولیس کے ۱۵ ارکان نے امریکی فوج کی سیاحوں کو لے جانے والی بسوں پر برطانیہ منطقہ کی سرحد پر گولیوں کی بوچھاڑ شروع کر دی۔ (اسٹار)

پنجاب اسمبلی میں مسلم لیگ کی قطعی اکثریت۔ پانچ آزاد ممبر مسلم لیگ میں شامل ہو گئے

لاہور ۲۹ مارچ۔ خیال ہے کہ مسلم لیگ پارٹی کو پنجاب اسمبلی میں ۱۴۱ ارکان کی حمایت حاصل ہو گی۔ آج پانچ آزاد امیدواروں نے مسلم لیگ پارٹی کے ساتھ ملنے کا اعلان کر دیا۔ ان کے نام یہ ہیں۔ جھنگ کے مسٹر فیض محمد۔ اٹک کے مسٹر محمد حیات۔ میلسی کے کیپٹن قطب خاں۔ گوجرانوالہ کے سیف الرحمٰن صاحب اور سرگودھا کے محمد حسن علی۔ آج ووٹوں کی سرکاری گنتی ختم ہو جائیگی۔ ابھی تک ۹ نشستوں کا اعلان نہیں ہوا۔ اس وقت پارٹی پوزیشن یہ ہے۔ مسلم لیگ ۱۳۶۔ جناح عوامی مسلم لیگ ۲۹۔ آزاد پاکستان پارٹی ۱ جماعت اسلامی ۱۔ آزاد ۲۰۔ پاکستان مسلم لیگ کے جنرل سکرٹری مسٹر یوسف خٹک نے جناح عوامی مسلم لیگ کے کنوینر مسٹر حسین شہید سہروردی کے اس مطالبے کو "کہ پنجاب کے انتخابات دوبارہ کرائے جائیں"۔ ناکامی کے بعد جھنجھلاہٹ" سے تعبیر کیا ہے۔

سلامتی کونسل مسئلہ کشمیر پر آج پھر بحث شروع کرے گی

لیک سکیسس ۲۹ مارچ۔ آج سلامتی کونسل مسئلہ کشمیر پر بحث پھر شروع کر رہی ہے۔ اور آج ہی ہندوستانی نمائندہ اینگلو امریکی ترمیم شدہ قرارداد کی نامنظوری کا اعلان کرے گا۔ لیکن کونسل اس کے باوجود اپنا کام جاری رکھے گی۔ جو دس پندرہ دن تک ختم ہو جائیگا۔ برطانیہ کے اخبار ٹائمز نے اسی قرارداد کو ہندوستان کے رد کر دینے کے فیصلے پر تبصرہ کرتے ہوئے لکھا ہے۔ کہ ہندوستان کی یہ منطق غلط ہے۔ کہ کشمیر کے حکمران کی درخواست پر ہندوستان کے وہاں جانے سے اب کشمیر ہندوستان کا ایک حصہ ہے۔ لہذا وہ نزاعی مسائل میں ثالثی منظور نہیں کرے گا۔ اخبار مذکور نے لکھا ہے۔ اس صورت حال کے پیش نظر اس کا یہ کہنا بھی ڈھونگ ہو کر رہ جاتا ہے۔ کہ وہ کشمیر کے عوام کو بین الاقوامی نگرانی میں اپنی قسمت کا آپ فیصلہ کرنے کی اجازت دینے پر تیار ہے۔

کوآپریٹو اداروں کے حصہ دار متوجہ ہوں

لاہور ۲۹ مارچ۔ انبالہ ڈویژن ریاست کپورتھلہ اور دہلی کے کوآپریٹو سنٹرل اداروں اور جالندھر اور ہوشیارپور کے سنٹرل کوآپریٹو بنکوں میں مسلم مہاجرین اور مسلم سوسائیٹیوں کے جو حصے تھے۔ ان کی اب تصدیق ہو چکی ہے۔ اور انہیں پنجاب (پاکستان) کے کوآپریٹو سنٹرل اداروں میں منتقل کیا جائیگا۔ متعلقین کو چاہیے۔ کہ اپنی درخواستیں اسی سنٹرل کوآپریٹو بنک کے نام بھیجیں جس میں ان کے حصے منتقل ہوئے ہوں۔ درخواستوں میں حصوں کی تفصیل دی جائے۔ اور انہیں رجسٹرار کوآپریٹو سوسائٹیز پنجاب اکاؤنٹنٹ روڈ لاہور کی وساطت سے بھیجا جائے (سرکاری اطلاع)

یہ دھوکا اور توہین آمیز ہے

پیکن ۲۹ مارچ۔ آج پیکن ریڈیو نے جنرل میکارتھر کی شمالی کوریا کے کمانڈر کو عارضی صلح کی پیشکش کے جواب میں چینی حکومت کا جواب نشر کیا۔ اس میں اسی پیشکش کو دھوکا اور توہین آمیز قرار دیتے ہوئے چینی اور شمالی کوریا کے سپاہیوں کو ہر امریکی سپاہی کو کوریا سے نکال کر دم لینے کی تاکید کی گئی ہے۔

مشرقی پنجاب کی وزارت توڑ دی جائے

نئی دہلی ۲۹ مارچ۔ ہریجن کانفرنس نے حکومت ہندوستان سے مشرقی پنجاب کی فرقہ دار وزارت کو توڑ دینے کا مطالبہ کیا ہے۔ اس مطالبے میں کہا گیا ہے کہ وہ حکومت ہریجنوں کے جان و مال اور عزت کی حفاظت کرنے میں سخت ناکام رہی ہے۔

مختصر و اہم

کراچی ۲۹ مارچ۔ حکومت پاکستان نے عرب مہاجرین کی امداد کے لئے ساڑھے ۱۳ ہزار من گیہوں بیروت بھیجنے کا فیصلہ کیا ہے۔

طہران ۲۹ مارچ۔ آج سرکاری طور پر اس خبر کی تردید ہوئی ہے کہ تیل والے علاقوں میں کوئی ایرانی فوج بھیجی گئی ہے۔ مسٹر حسین اعلا نے اس بات کی بھی تردید کی ہے۔ کہ انہوں نے برطانی سفیر کو برطانی ملازموں کی حفاظت کا یقین دلایا ہے۔

کراچی ۲۹ مارچ۔ مرکزی اسمبلی کے ایک مشرقی پاکستان کے رکن مسٹر نور احمد نے ایک بیان میں کہا۔ پچھلے دنوں مسٹر نور الامین اور مشرقی بنگال کے دیگر ارکان نے جو تقریریں کی ہیں۔ وہ قطعاً صوبائی عصبیت کے تابع نہیں کی گئیں۔ مشرقی پاکستان کا ہر فرد مرکز اور خان لیاقت کی رہنمائی پر اعتماد رکھتا ہے۔ اور ایک سچے پاکستانی کی طرح جذبۂ حب الوطنی سے سرشار ہے۔

پشاور ۲۹ مارچ۔ آج ترکی کا فوجی وفد رسالپور پہنچا اور اس نے رسالپور کے تربیتی کالج کا معائنہ کیا۔

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے پاکستان ٹائمز پریس میں چھپوا کر ۱۳۔ میکلیگن روڈ لاہور سے شائع کیا

ایڈیٹر: روشن دین تنویر بی۔ اے۔ ایل۔ ایل۔ بی۔

تربیتی کورس ۲ ـــــ خدام الاحمدیہ

شامل ہونے والے خدام کے نام جلد بھجوائے جائیں

خدام الاحمدیہ کا تربیتی کورس ۲ مورخہ ۲ اپریل ۱۹۵۱ء سے شروع ہو رہا ہے۔ پہلے کورس میں ۵۰ خدام شامل ہوئے تھے۔ کورس کی مقبولیت کے پیش نظر دوسرے کورس میں زیادہ تعداد میں خدام کے نام موصول ہوئے ہیں۔ معلوم ہوتا ہے کہ مجالس نے اس طرف پوری توجہ نہیں دی۔ اب جبکہ میٹرک کا امتحان دینے والے طلبہ امتحانات سے فارغ ہو چکے ہیں اور وہ بخوبی اس میں شامل ہو سکتے ہیں مجالس کو اس طرف خاص توجہ دینی چاہیئے اور جلد تر اپنے نمائندگان کے نام مرکز میں بھجوانے چاہئیں تا دفتر مرکزیہ ان کے مطابق انتظامات کر سکے۔

مجالس اس بات کو ذہن نشین کر لیں کہ جماعت احمدیہ ترقی کرنے والی جماعت ہے۔ اس کے نوجوان کا ہر قدم پہلے سے آگے بڑھنا چاہیئے۔ اس مرتبہ کورس میں شریک ہونے والے خدام کی تعداد کم از کم ستر اسی تک ضرور پہنچنی چاہیئے۔

مجالس اپنے نمائندگان کے اخراجات کے لئے کم از کم بیس روپے فی نمائندہ جلد تر بھجوا دیں نمائندے بھجواتے وقت مندرجہ ذیل امور کو مدنظر رکھا جائے۔

(۱) نمائندہ کو کم از کم چودہ دن تک مرکز میں ٹھہرنا ہوگا۔

(۲) موسم کے مطابق بستر ہمراہ لائیں۔

(۳) نمائندہ اردو لکھنا پڑھنا جانتا ہو۔ قرآن کریم ناظرہ پڑھ سکتا ہو۔

(۴) آٹھ کا پیاں نصف دستہ والی اور ایک قلم یا پنسل ساتھ ہو۔

نائب معتمد خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ

یاد دہانی

تحریک چندہ خاص برائے چار دیواری بہشتی مقبرہ قادیان

احباب جماعت کو اخبار الفضل کے ذریعہ سے تحریک چندہ خاص کی اہمیت کا علم ہو چکا ہوگا۔ جملہ جماعتہائے ہندوستان اور بیرون کے عہدیداروں کو نظارت ہذا کی طرف سے انفرادی چٹھیاں اور فارم وعدہ بھجواتے ہوئے پیشتر ازیں تاکیداً تحریر کیا جا چکا ہے کہ وہ اپنی اپنی جماعت کے وعدے جلد براہ راست مرکز میں بھجوا کر ممنون فرمائیں۔ پاکستان و دیگر بیرونی ممالک کے احباب رقوم مکرم محاسب صاحب ربوہ کے نام امانت چار دیواری بہشتی مقبرہ میں جمع کرنے کے لئے بھجوائیں۔

اگرچہ اس تحریک کے نتیجہ میں وعدے اور وصولیاں آنی شروع ہو چکی ہیں۔ مگر اس تحریک کی اہمیت کے بالمقابل وعدوں کی موجودہ رفتار کو دیکھ کر معلوم ہوتا ہے کہ احباب جماعت نے اس تحریک میں کما حقہٗ حصہ نہیں لیا اور ابھی اکثر جماعتیں ایسی ہیں جن کی طرف سے تاحال وعدوں کی کوئی اطلاع موصول نہیں ہوئی۔ پس جو جماعتیں ابھی فہرستیں تیار کر رہی ہیں ان کو چاہیئے کہ جلد از جلد وعدوں کی تکمیل کر کے مطلع فرمائیں۔ اور ایسی جماعتوں کو جنہوں نے تاحال اس قسم کی غفلت برتی ہوئی ہے کہ وہ بھی بلا توقف فہرست وعدہ جات تیار کر کے اطلاع دیں اور وعدوں کی آخری تاریخ کا انتظار نہ کریں۔

چونکہ چار دیواری کی تعمیر کا کام شروع کرنے کے لئے جلد انتظامات کئے جانے ضروری ہیں۔ لہٰذا احباب جماعت کو چاہیئے جس قدر جلد ممکن ہو اپنے وعدوں کو ادا کر کے اپنے فرض سے سبکدوش ہوں۔ اللہ تعالیٰ احباب جماعت کے ہر فرد کو توفیق عطا فرمائے کہ وہ اس ثواب کے خاص موقعہ میں شامل ہو سکے۔ آمین۔

ناظر بیت المال قادیان

اطلاع مکرم جناب قاضی محمد عبد اللہ صاحب ناظر ضیافت ایک ماہ کی رخصت پر تشریف لے گئے ہیں اور ان کی جگہ اس عرصہ کیلئے محترم جناب حافظ صاحب منشی برکت علی صاحب کو قائمقام ناظر ضیافت مقرر فرمایا گیا ہے۔

معاون ناظر ضیافت

اعلان احباب کی آگاہی کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ ربوہ دار الہجرت میں پختہ اینٹوں کے متعلق ناظم صاحب جائداد اور دیگر سامان عمارت کے بارہ میں سیکرٹری صاحب کمیٹی ربوہ سے خط و کتابت فرمائیں۔

اسسٹنٹ سیکرٹری کمیٹی آبادی ربوہ

یاد رہے کہ جہاد

مالی - جانی ہر دو قربانیاں ملا کر مکمل ہوتا ہے

اگر آپ کا یہ خیال ہے کہ صرف چندہ دے کر آپ جہاد کر رہے ہیں تو یہ غلط خیال ہے۔

جہاد کی مکمل صورت صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین نے ہمارے سامنے یہی پیش فرمائی ہے کہ اپنے مال بھی خدا کی راہ میں انہوں نے خرچ کئے اور جانیں بھی لڑائیں۔ جان میں زندگی۔ وقت۔ جسمانی جدوجہد شامل ہے۔

پس آپ بھی صرف چندہ دے کر اپنے فرض سے سبکدوش نہیں ہو جاتے آج کا جہاد اشاعت اسلام و ترویج تعلیم قرآن ہے۔ اشاعت کے لئے چندے کے ساتھ اوقات صرف کر کے تبلیغ کی جائے اور اسلامی تعلیم کو اپنایا جائے تو جہاد مکمل ہوتا ہے۔

کیا آپ قرآن سیکھتے ہیں؟

کیا آپ تبلیغ کے لئے ہر سال پندرہ دن وقف کر رہے ہیں؟

کیا آپ نے اس سال ایک نیا احمدی بنانے کا تہیہ کیا ہوا ہے؟

اگر نہیں تو بتائیے یہ کون کرے گا اور کیا اس کے بغیر آپ مجاہد کہلا سکتے ہیں؟

ناظر دعوۃ و تبلیغ ربوہ

صیغہ نشر و اشاعت کا شائع کردہ لٹریچر

صیغہ نشر و اشاعت کی طرف سے جماعتہائے احمدیہ کو سال رواں میں ۱۳ قسم کے تبلیغی ٹریکٹ بھیجے جا چکے ہیں جو جماعتیں یا افراد زیادہ تعداد میں ٹریکٹ منگوا کر تقسیم کرنا چاہتے ہوں ان کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ اس وقت مندرجہ ذیل ٹریکٹ دفتر نشر و اشاعت ربوہ میں موجود ہیں۔

(۱) امام معصوم حضرت حسین رضی اللہ عنہ کا مرتبہ ذی شان حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی نظر میں۔ — عہ/۸ فی سینکڑہ

(۲) برادران اسلام غور فرمائیں۔ — عہ/۸ فی سینکڑہ

(۳) احمدیوں کو مرتد قرار دینا بڑی ہی زیادتی ہے — عہ/۸ 〃 〃

(۴) احراری علماء کی راست گوئی کا نمونہ ۱ — عہ/۸ 〃 〃

(۵) 〃 〃 〃 ۲ — عہ/۸ 〃 〃

(۶) 〃 〃 〃 ۳ — عہ/۸ 〃 〃

(۷) 〃 〃 〃 ۴ — عہ/۸ 〃 〃

(۸) 〃 〃 〃 ۵ — عہ/۸ 〃 〃

(۹) اکٹھو نمازیں پڑھیں — عہ/۸ 〃 〃

(۱۰) جماعت احمدیہ کی موجودہ مخالفت اور اس کی حقیقت سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کی جلسہ سالانہ کی تقریر کا خلاصہ — عہ/۸ 〃 〃

(۱۱) تبلیغ اسلام دنیا کے کناروں تک — عہ/۸ 〃 〃

(۱۲) سندھ کے ایک نامور بزرگ کا کشف — عہ/۸ 〃 〃

(۱۳) دردِ دل سے ایک دعوت قوم کو — عہ/۸ 〃 〃

(۱۴) جماعت احمدیہ کا مذہب — عہ/۸ 〃 〃

محصول ڈاک ان قیمتوں کے علاوہ ہوگا۔ یہ قیمت اصل خرچ ہے۔ احباب یہ ٹریکٹ منگوا کر کثرت سے تقسیم کر کے فریضۂ تبلیغ ادا فرمائیں۔

ناظر دعوۃ و تبلیغ

درخواست دعا عزیز سید مجید احمد سیکرٹری مال لاہور کی صحت میں پہلے سے نمایاں اضافہ ہے بزرگان سلسلہ مزید استدعا ہے کہ صحت کاملہ کیلئے مسلسل دعا جاری رکھیں۔

سید ولایت شاہ انسپکٹر وصایا

روزنامہ الفضل لاہور

۳۰ مارچ ۱۹۵۱ء

آئندہ مسلم لیگی حکومت کے ارادے

"عزم صمیم" کے زیر عنوان معاصر روزنامہ زمیندار مورخہ ۳۰ مارچ ۱۹۵۱ء میں ایک اداریہ نوٹ شائع ہوا ہے۔ اس نوٹ میں معاصر نے میاں ممتاز دولتانہ کی ایک تقریر کا جو آپ نے وہاڑی میں فرمائی حوالہ دے کر تبصرہ فرمایا ہے۔ میاں صاحب نے فرمایا کہ

صوبہ کی گذشتہ مسلم لیگی حکومت کا سب سے بڑا جرم یہ تھا کہ اس نے ان عناصر کو کھلی چھٹی دے رکھی تھی جو قومی وحدت و یکجہتی کو ختم کرنے اور اپنے لیڈروں اور اداروں میں عوام کا اعتماد متزلزل کرنا چاہتے ہیں۔ اب لیگ یہ مصمم ارادہ کر چکی ہے کہ اس خطرناک غلطی کا ازالہ نہیں ہونے دیگی تقریر و تحریر اور اجتماع کی آزادی کا فائدہ اٹھا کر افراتفری اور بد اعتمادی پھیلانے کی اجازت نہیں دی جائیگی نہ کسی فرد یا ادارہ یا ارکان حکومت کو بدنام کرنے کی اجازت دی جائیگی اس بنیادی مقصد کو حاصل کرنیکے لئے کسی اقدام کو بھی چنداں سخت خیال نہیں کیا جائے گا۔

یہ تو میاں صاحب کی تقریر کا اقتباس ہے۔ اس ضمن میں معاصر زمیندار کا اپنا ارشاد حسب ذیل ہے:-

"ہم زمیندار نے ہمیشہ اس بات پر زور دیا ہے کہ پاکستان کی وحدت و سالمیت کو برقرار رکھنے کا ایک ہی طریق ہے کہ تخریب پسند عناصر کو آزادیٔ تحریر و تقریر کے پردے میں فتنہ و شر پھیلانے کی اجازت نہ دی جائے"

میاں صاحب نے اپنی تقریر میں جن تخریبی عناصر کا ذکر فرمایا ہے۔ ان کا تعین کرنا مشکل نہیں ہے۔ یہ ان تخریبی عناصر کا ذکر ہے۔ جن کو گذشتہ مسلم لیگی حکومت نے کھلی چھٹی دے رکھی تھی۔ ظاہر ہے کہ گذشتہ مسلم لیگی حکومت سے مراد وہ حکومت ہے۔ جو آج تک پنجاب میں چلی آئی ہے۔ اس لئے جو تخریبی عناصر اس عہد میں آزادی تقریر و تحریر کا ناجائز فائدہ اٹھاتے رہے ہیں۔ میاں صاحب کا اشارہ بالبداہت ان کی طرف ہے۔ بلکہ حقیقت یہ ہے کہ جب سے پنجاب میں دفعہ ۹۲ کا نفاذ ہوا ہے اس کے بہت بعد تک وہی تخریبی عناصر کام کرتے چلے آئے ہیں۔ عوامی لیگ یا جناح لیگ نے ان تخریبی عناصر کے پھیلائے ہوئے انتشار کا فائدہ اٹھانے کی کوشش کی ہو تو یہ الگ بات ہے ورنہ اصل حقیقت یہی ہے کہ تخریبی عناصر خود میاں صاحب کی توجیہہ کے مطابق وہی ہیں جو مسلم لیگی حکومت کے آغاز سے ہی ملک میں بدامنی پھیلانے کی کوشش کرتے رہے ہیں

ان تخریبی عناصر میں سے ایک سب سے زیادہ خطرناک وہ گروہ ہے جو ایک طرف تو حکومت کے ارکان پر افترا پردازی کرتا رہا ہے۔ اور دوسری طرف ملک میں مذہبی اعتقادات کے اختلاف کی بناء پر مختلف فرقوں میں منافرت ہی صرف نہیں پھیلاتا رہا بلکہ عملاً بدامنی پھیلانے میں پیش پیش چلا آیا ہے۔ اور پنجاب کی مسلم لیگی حکومت نے آج تک اس کی موثر طور پر بازپرس نہیں کی۔

ملک کی وحدت اور سالمیت کے قیام میں اگر یہ چیز بھی شامل ہے کہ یہاں کے مختلف مذہبی فرقے بغیر کسی باہمی خراش کے اور بغیر کسی قسم کے استخفاف کے امن اور آرام سے زندگی بسر کریں اور کسی کو اپنے جان و مال کا خطرہ نہ ہو اور ہر ایک مذہبی فرقہ کو آزادی تقریر و تحریر اور اجتماع کا حق حاصل رہے تو یقیناً ہر وہ شخص جس کو پاکستان کے چند گذشتہ سال کی تاریخ کا کچھ بھی علم ہے اور جو خود روزنامہ زمیندار کا ہی مطالعہ کرتا رہا ہے۔ اس بات کی تصدیق کریگا کہ اس خاص تخریبی عنصر نے ملک میں بدامنی پھیلانے اور مختلف مذہبی فرقوں میں منافرت پھیلانے میں جو قابل نفرت حصہ لیا ہے۔ وہ ایسا ہے کہ مسلم لیگی حکومت کو چاہیئے تھا کہ فوری طور پر اس کا نوٹس لیتی اور اس کا پورا پورا انسداد کرتی۔

ناروال میں جو شیعہ سنی تصادم ہوا۔ وہ اس گروہ کا کارنامہ ہے۔ پھر لکھنؤ میں وہابی حنفی تنازع اسی گروہ کی طفیل چل رہا ہے۔ اور غریب جماعت احمدیہ پر جو ظلم و ستم اس دوران میں ڈھائے گئے ہیں۔ اس کی داستان تو بہت ہی طویل ہے۔ جگہ جگہ ان کے جلسوں پر خشت باریاں کی گئیں۔ گاؤں گاؤں میں پھر کر ان کا استخفاف کیا گیا۔ محلہ محلہ میں ان کو اذیت دی گئی۔ یہاں تک کہ بعض معصوم اور بے گناہ شہید بھی ہوئے۔

الغرض اس گروہ نے اس غریب جماعت کے خلاف عوام کو مشتعل کرنے کے لئے کوئی دقیقہ فروگذاشت نہیں کیا۔ ہر جگہ پر اشتعال انگیز کانفرنسیں برپا کی گئیں۔ اور پھر بالکل نڈر ہو کر ان کانفرنسوں کی امن سوز اور فساد انگیز روئیدادیں وہ مزے لے لے کر اپنے اخبار میں شائع کی گئیں۔ یہی نہیں چوہدری ظفر اللہ خاں جیسی محسن پاکستان ہستی پر افترا پردازی کا کیچڑ دل کھول کر اچھالا گیا اور اس میں اس گروہ کے ترجمان "آزاد" نے ہی حصہ نہیں لیا۔ بلکہ خود معاصر زمیندار نے جو آج پند و نصائح کا دفتر کھول کر بیٹھا ہے۔ اس میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیا۔ اور ابھی تک لئے جا رہا ہے اور اسکو کوئی نہیں پوچھ رہا۔

ہم جناب میاں صاحب سے سوال کرتے ہیں کہ انہوں نے وہاڑی کی تقریر میں جو کچھ تخریبی عناصر کے متعلق فرمایا ہے۔ اس میں فرقہ وارانہ منافرت پھیلانے والے عناصر بھی شامل ہیں یا نہیں۔ کیا وہ ان عناصر کا بھی قلع قمع فرمائیں گے یا نہیں۔ جن کو گذشتہ مسلم لیگی حکومت نے اتنی ڈھیل دے رکھی تھی کہ ناروال کا شیعہ سنی فساد۔ قصور کے ہنگامے۔ سیالکوٹ اور ڈیرہ غازیخاں وغیرہ کے جلسوں کی خشت باریاں اوکاڑہ اور راولپنڈی کے واقعات ایسے جن کے کارنامے پاکستان کی سہ سالہ تاریخ پر سیاہ دھبے بن کر نمایاں ہو رہے ہیں۔ سوال یہ ہے کہ اس گروہ کی یہ مختلف کاروائیاں ایسی تخریبی کاروائیاں ہیں یا نہیں۔ جن کو جناب میاں صاحب تخریبی عناصر کی کاروائیاں کہہ سکیں اور جو ملک و قوم میں بدامنی اور انتشار پھیلا سکتی ہیں پھر کیا میاں صاحب کی آئندہ مسلم لیگی حکومت ایسے تخریبی عناصر کا بھی سدباب کرے گی یا نہیں۔ جن کا ہمیں نہایت افسوس سے لکھنا پڑتا ہے کہ پنجاب کی گذشتہ مسلم لیگی حکومت کماحقہ سدباب نہیں کر سکی۔ اتنا بھی سدباب نہیں کر سکی۔ جتنا کہ شمالی مغربی سرحدی صوبہ کی مسلم لیگی حکومت کر سکی ہے۔ یا صوبہ سندھ اور صوبہ مشرقی بنگال کی مسلم لیگی حکومت کر سکی ہے

ہمیں اس گروہ کی تاریخ بیان کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔ پنجاب کی مسلم لیگی حکومت کے ارکان تو کیا مسلم لیگ کے زعماء تو کیا پاکستان کا بچہ بچہ ان کی خوفناک تاریخ کو اچھی طرح جانتا ہے۔ ان کی تاریخ ہی نہیں بلکہ ان کی موجودہ منافقانہ جدوجہد کے پس منظر کو بھی اس طرح دیکھ رہا ہے۔ جس طرح کوئی دوپہر کو ہر چیز کو دیکھ سکتا ہے

ہمیں امید ہے کہ ہماری یہ آواز رائیگاں نہیں جائے گی۔ اور اب جبکہ پنجاب ہی مسلم لیگی حکومت کا نیا باب نئے ارادوں اور نئے جوش اصلاح کے ساتھ کھلنے والا ہے۔ اور اس دعوے کے ساتھ کھلنے والا ہے۔ جیسا کہ میاں صاحب کی تقریر سے ہویدا ہو رہا ہے کہ گذشتہ مسلم لیگی حکومت نے جن تخریبی عناصر کا قلع قمع کرنے میں کوتاہی دکھائی ہے۔ ان تمام تخریبی عناصر کا قلع قمع کیا جائیگا ہمیں یہ توقع کرنے کا حق حاصل ہے کہ پنجاب کی تاریخ پھر ان بدنما دھبوں سے داغدار نہ ہونے پائے گی۔ جیسا کہ وہ ہوتی چلی آئی اور جس کی طرف ہم نے اوپر اشارہ کیا ہے۔ اس ضمن میں گذشتہ مسلم لیگی حکومت کی کوتاہیوں کی پوری پوری تلافی کی جائے گی۔ اور اس خطرناک اور منافق گروہ کو جس کو دراصل مذہب سے کچھ بھی تعلق نہیں ہے۔ ملک کی ایک نہایت وفادار جماعت کے استخفاف سے روک دے گی۔

تقریب نکاح رخصتانہ

ربوہ ۲۶ امان ۱۳۲۰ ہش۔ آج بعد نماز ظہر سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ نے مکرم خانصاحب الحاج میاں محمد یوسف صاحب پرائیویٹ سیکرٹری کی صاحبزادی تنویر شیریں کے نکاح کا ہمراہ پروفیسر محمد افضل صاحب ایم اے منٹگمری بعوض تین ہزار روپیہ مہر مسجد ربوہ میں اعلان فرمایا اور لمبی دعا فرمائی۔ اس کے بعد خانصاحب موصوف کے ہاں دعا کے لئے تشریف لے گئے۔ جہاں پر علاوہ براتی معزز اصحاب کے ربوہ کے بہت سے اصحاب موجود تھے۔ حضور ایدہ اللہ بنصرہ نے کچھ دیر بیٹھ کر دعا فرمائی اور اسکے بعد مہمانان برات نے کھانا کھایا۔ اور قریباً پانچ بجے دلہن کو لے کو موٹر پر واپس تشریف لے گئے۔

احباب کرام دعا فرمائیں کہ اللہ تعالے اس تعلق کو جانبین کے لئے بے شمار برکات اور حسنات کا موجب بنائے اور مثمر ثمرات حسنہ کرے۔ (محمد عبد اللہ اعجاز)

درخواستہائے دعا

مکرم برادرم محمد حسین صاحب سیکرٹری مال سنت نگر لاہور کی محترمہ والدہ صاحبہ چند دنوں سے بعارضہ بخار بیمار ہیں۔ احباب کرام دعا فرمائیں کہ اللہ تعالے اپنے فضل سے صحت کاملہ عاجلہ جلد عطا فرمائے اللہم آمین (خاکسار غلام محمد ثالث)

(۲) میرا لڑکا سارجنٹ عبد المجید خان آر۔ پی۔ ایف رسالپور میں اگلے ماہ اپریل میں سارجنٹ کنفرمیشن ٹسٹ میں شریک ہو رہا ہے۔ احباب اسکی کامیابی کے لئے دعا فرما دیں۔

(خاکسار عبد اللطیف پروفیسر جامعۃ المبشرین ربوہ)

مسلم لیگ اور مجلس احرار

ذیل کے چند صفحات حیات محمد علی جناح مصنفہ رئیس احمد جعفری سے نقل کئے جاتے ہیں تا مسلمان اپنے دیرینہ کرم فرماؤں کا چہرہ ماضی کے آئینہ میں دیکھیں اور مجلس احرار بھی دیکھ لے کہ ع

گھتی ہے مجھ کو خلقِ خدا غائبانہ کیا

غلام باری واقف زندگی

شملہ کانفرنس سے پہلے مجلس احرار کے ارباب بست وکشاد مسلم لیگ کے سرگرم مخالفوں ہی نہیں تھے بلکہ پاکستان کی دبی زبان سے تائید کرتے تھے لیکن شملہ کانفرنس کے دوران میں مولانا ابوالکلام آزاد نے ملک خضر حیات وزیر اعظم پنجاب سے مولانا حبیب الرحمٰن لدھیانوی کی رہائی کی سفارش کی۔ ملک صاحب کو مسلم لیگ کے مقابلہ کے لئے کانگرس۔ احرار۔ خاکسار سب کا تعاون حاصل کرنا تھا۔ انہوں نے فوراً ارشاد کی تعمیل کی اور مولانا رہا کردیئے گئے۔ مولانا فوراً رہا ہوتے ہی شملہ پہنچے اور ایسوسی ایٹڈ پریس کے تار مؤرخہ ۱۲ جولائی ۱۹۴۵ء کے مطابق:۔

"مولانا حبیب الرحمٰن لدھیانوی صدر کل ہند مجلس احرار نے آج ایک گھنٹہ تک وزیر اعظم سرحد ڈاکٹر خانصاحب سے گفتگو کی معلوم ہوا ہے کہ اس گفتگو کا تعلق سرحد اور پنجاب کے صوبوں کی آئندہ سیاست سے تھا۔

کل مولانا حبیب الرحمٰن نے مسٹر جلال الدین ہاشمی ڈپٹی اسپیکر بنگال اور مسٹر بدرالدجیٰ سابق میئر کلکتہ سے بھی غیر رسمی گفتگو اور مشورہ کیا تھا۔ یہ گفتگو مسلم قوم پرست مسلمانوں کی ایک صف قائم کر دینے کے سلسلہ میں تھی۔

مولانا حبیب الرحمٰن نے ایک پریس انٹرویو میں مسلم لیگ کے مسلمانانِ ہند کی نمائندگی کے دعویٰ کی صحت سے انکار کیا ہے۔"

مولانا حبیب الرحمٰن کے رہا ہوتے ہی مجلس احرار کی ساری قوت مسلم لیگ کے خلاف اور مخالف پاکستان جماعتوں کی تائید کے لئے وقف ہوگئی۔ کانگرس سے خود بخود ساری شکایتیں رفع ہوگئیں ؎

آنکھوں آنکھوں میں اشارے ہو گئے
تم ہمارے ہم تمہارے ہو گئے

مجلس احرار کے لیڈر میدان میں

چنانچہ مجلس احرار کے وہ لیڈر جو عرصہ سے گوشہ نشین تھے میدان میں اتر آئے اور پاکستانی تحریک کے خلاف سدِ سکندری کی طرح حائل ہونے کی کوشش کرنے لگے۔ مولانا عطاء اللہ شاہ بخاری کشمیر کی بلندیوں سے نیچے اتر آئے۔ مسٹر مظہر علی اظہر اخلاق کی بلندیوں سے بہت نیچے اتر آئے اور ان سب حضرات نے متحد و متفق ہو کر مسلم لیگ کے خلاف دھاوا بول دیا۔ اپنی تقریروں اور تحریروں کا صرف ایک ہی مقصد رکھا ؎

واعظ ثبوت لائے جو مے کے جواز میں
اقبال کو یہ ضد ہے کہ پینا بھی چھوڑ دے

مسلم لیگ جو کچھ کہے وہ خواہ کتنا ہی برحق کیوں نہ ہو اس کی مخالفت کی جائے۔ حتیٰ کہ پاکستان جیسے مسئلہ کی مخالفت بھی ان حضرات نے فرائض و واجبات میں شامل کرلی۔

ایک نئی گالی

علی گڑھ کے طلباء پر ایک نہایت ناپاک۔ غلط اور تمام تر دروغ الزام لگاتے ہوئے مولانا عطاء اللہ شاہ بخاری نے ایک تقریر کی جو قوم پرور اخبارات زمزم (لاہور) اور ہند (کلکتہ) نے بڑی اہمیت کے ساتھ شائع کی۔ اس تقریر میں مولانا نے غریب سرسید مرحوم کو بھی لپیٹ لیا۔

بخاری صاحب کی تقریر کے چند جملے ملاحظہ ہوں:

"سرسید کی اولاد جو علی گڑھ کے زیر سایہ پل رہی ہے۔ ان نوجوانوں میں ایسے برخوردار بھی تھے جنہوں نے مولانا ابوالکلام کے ڈبہ میں داخل ہوکر اپنی پتلونیں اتار دیں اور اپنی شرمگاہوں کا مظاہرہ کیا.... مولانا حسین احمد مدنی جیسے عالم دین کی بے حرمتی کرنے میں سرسید احمد کی اولاد یہانتک چلی گئی کہ ان کی ٹوپی جلادی گئی ان کی نورانی ڈاڑھی میں شراب کی بوتل انڈیل کر اپنے اخلاق کی انتہائی پستی کا ثبوت دیا۔"

(تقریر مولانا عطاء اللہ بخاری مندرجہ زمزم و ہند)

جس تقریر دلپذیر کا یہ نمونہ درج ہوا ہے اس کے معنوی جواہر ریزوں سے قطع نظر کیجئے۔ اسے بھی جانے دیجئے کہ جس وقت ولا تقف ما لیس لک بہٖ علم ان السمع والبصر والفؤاد کل اولٰئک عنہ مسؤلا کی تعمیل حکم کی بابت پرسش ہو رہی ہے۔ اس وقت اس خطیب اعظم کے پاس کیا جواب ہوگا۔ یہاں داد صرف اس کی دیجئے کہ اردو میں ایک نئی گالی خوب ہاتھ آگئی۔ "سرسید کی اولاد" "بچہ شمر" "اولاد یزید" "ذریت شیطان" "ابلیس کے قبیلہ" کے الفاظ کو مبارک ہو کہ انہیں ایک نیا ساتھی "سرسید کی اولاد" شاہ صاحب کی عنایت سے خوب مل گیا۔

درس گوسفندی

۲۹ دسمبر ۱۹۴۵ء کی شب کو بمبئی کی مجلس احرار کے اجتماع میں تقریر کرتے ہوئے مولانا عطاء اللہ شاہ بخاری نے فرمایا۔

"پاکستان کے دونوں اجزاء ایک دوسرے سے علیحدہ ہوں گے۔ اور ان کے درمیان ۲۶ کروڑ ہندوؤں کی ایک زبردست حکومت ہوگی جس کے پاس سرمایہ ہوگا۔ ہنرمند اور صاحب دماغ آدمی ہوں گے۔ جواہر لال نہرو ہوگا۔ گاندھی جی مہاراج ہوں گے۔ سکالامانگ راج گوپال اچاریہ ہوگا۔ مالوی جی ہوں گے۔ برخلاف اس کے بنگال۔ پنجاب۔ سندھ۔ سرحد کے مسلمان زیادہ تر کمین ہیں۔ یعنی لوہار موچی۔ بڑھئی۔ کسان۔ مزدور حتیٰ کہ پنجاب کے بعض علاقوں میں مسلمان بھنگی کا کام کرتے ہیں جو علاقے پاکستان کے لئے طلب کئے جاتے ہیں ان میں بھی ہندو سرمایہ دار ہیں۔ تعلیم یافتہ ہیں تجارت پر ان کا قبضہ ہے۔ پشاور والوں کو شلوار کے لئے لٹھا۔ امرتسر کی منڈی سے خریدنا پڑتا ہے۔"

یہ خیالات ایک عالم دین کے ہیں جو سرمایہ داری سے مرعوب ہے اور مسلمانوں کو "کمین" کہہ کر اسلام کی توہین کر رہا ہے۔ یہ اس مذہب کا عالم ہے جس کے داعی نے فرمایا تھا کہ "الفقر فخری" یہ اسی قوم کا فرد ہے جس کے شتربانوں نے ایران اور روم کی شاہنشاہتیں الٹ دی تھیں۔ اس استدلال کا مطلب اس کے سوا کیا ہوا کہ مسلمان غریب ہیں۔ "کمین" ہیں۔ لہذا وہ اپنے ہندو آقاؤں کی سرپرستی میں زندگی بسر کریں۔ ورنہ وہ کچل دئیے جائیں گے تباہ و برباد کر دئیے جائیں گے۔ تعجب ہے۔ جس قوم کے بعض رہنما تک "احساس کمتری" کے اس مرض میں مبتلا ہیں وہ پھر بھی اتنی حساس اور خوددار ہے کہ پاکستان لینے پر تلی ہے۔

شہید پاکستان

۹ جنوری ۱۹۴۶ء کو ایسوسی ایٹڈ پریس آف انڈیا کا ایک تار تمام اخبارات میں شائع ہوا۔

"حال ہی میں لدھیانہ میں پنجاب مسلم لیگ کے ایک رکن محمد صادق شہید ہوگئے۔ کہا جاتا ہے کہ کچھ احراریوں نے ایک ہندو کی دوکان پر لاؤڈ سپیکر لگا کر مسلم لیگ کو گالیاں دینا شروع کر دیں۔ محمد صادق نے ان احراریوں سے التجا کی کہ وہ ایسی نازیبا حرکت نہ کریں اور مسلم لیگ کے خلاف گالی گلوچ بند کر دیں۔ اس پر کچھ لوگوں نے اس پر دھوکہ سے قاتلانہ حملہ کیا۔ وہ اپنی قوم کی عزت و آبرو کا تحفظ کرتے شہید ہوگیا ؎

ہم آہ بھی کرتے ہیں تو ہو جاتے ہیں بدنام
وہ قتل بھی کرتے ہیں تو چرچا نہیں ہوتا

تعجب یہ ہے کہ مسلم لیگ کی "غنڈہ گردی" کے خلاف فریاد و الغیاث کا شور بلند کرنے والے اصحاب عزائم ان کارناموں پر بالکل خاموش رہتے ہیں جو مسلم لیگ کے مقابلہ میں حریف جماعتیں انجام دیتی تھیں۔

واقعہ کی مزید تفصیل

اس حادثہ کے ایک عینی شاہد محمد عالم کا ایک مکتوب بہت سے اخبارات میں شائع ہوا۔ مکتوب کا خلاصہ ذیل میں درج کیا جاتا ہے تاکہ حالات کا صحیح اندازہ ہو سکے۔

"لدھیانہ میں احراری ہر محلہ میں لاؤڈ سپیکر لگا کر مسلم لیگ اور پاکستان کے مخلص لیڈروں کو صریحاً گالیاں دیتے ہیں اور مسلم لیگیوں کو اشتعال دلاتے ہیں۔ مولانا حبیب الرحمٰن نے گذشتہ جمعہ میں ایک تقریر میں کہا۔ جو مسلم لیگی تمہارے سامنے ذرا بولنے کی جرأت کرے اس کا سر پھوڑ دو۔ چنانچہ بازار خرادیاں میں انہوں ایک ہندو کانگرسی کے مکان پر لاؤڈ سپیکر لگا رکھا تھا۔ اور صاف الفاظ میں ہم کو گالیاں دے رہے تھے۔ غور سے پڑھو لیجئے۔ یہ واقعہ جمعرات کے دن ۳۔۱۔۴۶ء کا ہے۔ ایک پاکستانی مجاہد نے کہا "احرار یو اس آواز کو بند کردو" لیکن وہ باز نہ آئے۔ خیر آپس میں لڑائی ہوئی اور عبدالرحمٰن نے محمد صدیق پسر محمد حیات کشمیری کے پیٹ میں ایک چاقو جس کی لمبائی "۱۲ انچ اور چوڑائی ۲" ہے گھونپ دیا۔ چاقو مجاہد پاکستان کے جگر دل کلیجے کو کاٹتا ہوا پار ہو گیا۔ احراری نے چاقو خود ہی مارا اور پولیس چوکی میں رپورٹ لکھوانے کے لئے گیا کہ مجھے محمد صادق مسلم لیگی نے مارا۔"

اس حادثہ سے صادق نے جام شہادت نوش کیا۔ جوان ہمت باپ نے کہا:۔

"بار الٰہا! تو نے مجھے دو بیٹے عطا کئے۔ ایک تو ملت اسلامیہ کے لئے آج شہید ہو گیا۔ اگر دوسرا بھی اسی طرح قربان ہو جائے تو میں اپنے آپ کو اس دنیا میں حد سے زیادہ خوش نصیب سمجھونگا۔"

جمعہ کے دن صبح سویرے ۱۰ بجے جنازہ پولیس کی حفاظت اور نگرانی میں جھنڈوں کے سایہ میں تقریباً ۸۔۹ ہزار لوگوں کے ساتھ اٹھایا گیا جنازہ کی ایک شان تھی سبز اسلامی رنگ کے

(باقی صفحہ ۵ پر)

کیا عامۃ المسلمین تزکیہ نفس اور انفرادی اصلاح سے سبکدوش ہو چکے ہیں؟

ماخوذ از ہفت روزہ رفتار زمانہ لاہور مورخہ ۱۳ مارچ ۱۹۵۱ء

زبان سے انکار کرنے یا جان بوجھ کر آنکھیں بند کر لینے سے حقائق اور واقعات تبدیل نہیں ہو سکتے۔ اور نہ ان کے نتائج سے محفوظ رہنا ممکن ہے۔ خواہ ہم اس پر غور کریں یا نہ کریں۔ یہ ایک ایسی ناقابل تردید حقیقت ہے۔ جو کسی شہادت و دلیل کی محتاج نہیں۔ کہ آزادی کے زمانہ میں ہندوستان اور پاکستان اور دونوں ملکوں نے دورِ غلامی کے مقابلہ میں اخلاقی قدروں کے حصول کے لئے اتنی جد و جہد نہیں کی۔ جتنی آزاد ملکوں کے لئے ضروری ہوتی ہے۔

جھوٹ بد عہدی۔ خود غرضی۔ بغض و حسد اور رشوت ستانی وغیرہ امراض وبا کی طرح پھیلی ہوئی ہیں۔ اس صورتِ حال کو اصلیت کی تلخی کے پیش نظر ناقابل اعتناء سمجھنا صرف خود فریبی اور اپنے تئیں دھوکے میں مبتلا کرنا ہی نہیں۔ بلکہ ملک و ملت اور آنے والی نسلوں سے صریح غداری کے مترادف بھی ہے۔

اہل فکر و نظر اور ملک و ملت کے مخلص دردمندوں کا اولین فرض ہے۔ کہ وہ اس صورت حال کے اسباب و وجوہ کا ٹھنڈے دل سے تجزیہ کریں۔ اور مرض کے صحیح سبب کو معلوم کر کے علاج اور اصلاح کی طرف توجہ فرمائیں۔ کیونکہ کوئی قوم اخلاقی بلندی کے بغیر محض مادی وسائل سے کبھی مستقل کامران ہوئی ہے اور نہ ہو سکتی ہے۔ اگر کبھی شاذ کے طور پر اتفاقاً کسی قوم کو صرف مادی وسائل کی بدولت کچھ وقت کے لئے غلبہ مل گیا۔ تو اخلاق کی پستی نے اسے اس عارضی رفعت و بلندی سے کچھ زیادہ متمتع ہونے کا موقع نہیں دیا۔

اگرچہ ہماری حکومت قومی زندگی اور ملی احیاء کے لئے اپنی پوری مساعی سے کام لے رہی ہے۔ خصوصاً ہمارے صوبہ کے نیک دل حاکم فضیلت مآب سردار عبد الرب صاحب نشتر اس صورت حال کی اصلاح کے لئے حتی الامکان ہمہ اوقات کوشاں رہتے ہیں۔ ہماری مرکزی حکومت اور دیگر صوبوں کی حکومتیں بھی اپنی اپنی جگہ اصلاحی مساعی میں حصہ لے رہی ہیں۔ لیکن یہ روگ صرف حکومت کے بس کا نہیں۔ اور یہ تصور کہ صرف اسلامی حکومت ہی اخلاقی کمزوریوں کو دور کرنے کی ذمہ وار ہے۔ اور عامۃ المسلمین مسلمان حکومت قائم ہو جانے کی وجہ سے تزکیہ نفس اور انفرادی اصلاح کے فرائض سے سبکدوش ہو چکے ہیں۔ ہرگز صحیح نہیں ہے۔

غلامی کے زمانہ میں یہ احساس کچھ لگا جاتا تھا کہ ہم غلام ہیں۔ ہمارے بس میں ہی کیا ہے؟ اور اب آزادی کے زمانہ میں ہم اپنے فرائض حکومت کے سر تھوپ کر خود بدستور شکارِ غفلت رہنا چاہتے ہیں۔ ہمیں غور کرنا چاہیئے۔ کہ ہمارا یہ طرزِ عمل کہاں تک زندہ اور کامیاب ملتوں کی صف میں ہمیں بلند مرتبہ پر فائز کرنے کا موجب ہوگا۔ یاد رکھیئے حکومت کو متہم کرنے اور اقتدار والوں کو برا بھلا کہنے سے ہم بری الذمہ قرار نہیں دیئے جا سکتے۔

حکومت کے ارکان اور اربابِ اختیار بھی تو آخر ہم میں سے ہی ہیں۔ بلکہ صحیح بات تو یہ ہے۔ کہ وہ ہمارے چنندہ افراد ہیں۔

اپنے چنندہ افراد کی طرف برائیاں اور عیوب منسوب کرنے کا منطقی نتیجہ یہی ظاہر ہوگا۔ کہ چنندہ افراد کو چننے والے خود بھی ایسے ہی ہوں گے۔ بھلا جس قوم کے ممتاز افراد میں عام افراد ہی الٹے الٹے کر کیڑے ڈالنے لگیں۔ اس قوم کے عوام کے متعلق کون صاحبِ بصیرت اچھی رائے قائم کر سکے گا؟

آج کل یہ ایک فیشن ہو گیا ہے۔ کہ ہر برائی صرف حکومت کی کمزوری اور اربابِ اختیار کی کم توجہی پر ہی محمول کی جاتی ہے۔ اور خود ہر شخص اپنے تئیں بری الذمہ سمجھتا ہے۔

اربابِ حکومت کی برائیاں تو چٹخارے لے لے کر بیان کی جاتی ہیں۔ لیکن یہ کبھی نہیں سوچا جاتا۔ کہ اپنی برائیوں کا ہم کس قدر شکار ہیں؟

کیا ہم خود اپنی اصلاح نہیں کر سکتے؟ کیا حکومت ہمیں سچ بولنے سے روکتی ہے۔ کیا حکومت ہمیں نیک نیتی دیانتداری۔ احسان۔ خوش معاملگی۔ ایفائے عہد۔ باہمی ہمدردی اور نیکی کے کام کرنے سے منع کرتی ہے؟

ہم نے کبھی سوچا۔ کہ ہم میں سے ہر ایک اپنے گھر کا بادشاہ ہے۔ ایک چھوٹی سی حکومت کا مالک ہے۔ اور ہم میں سے ہر ایک پر وہی ذمہ داریاں عائد ہوتی ہیں۔ جو پاکستان کے گورنر جنرل یا وزیر اعظم پر اصلاحی مساعی کے سلسلے میں عائد ہو سکتی ہیں؟

وقت اور ضرورت کا اقتضاء یہ ہے۔ کہ ہر فردِ ملت اپنی قوت و طاقت کے مطابق اپنے اپنے حلقۂ اثر میں اصلاح کے لئے کمربستہ ہو جائے۔ اور ذاتی اصلاح کے ساتھ ساتھ اپنے دوسرے بھائیوں کی درست کرداری کے لئے بھی دلی ہمدردی کے ساتھ کوشاں رہے۔ ہر مسلمان جہاں خود مسلمان (یعنی خدا و رسول کا فرمانبردار) بننے کے لئے مکلف ہے۔ ویسے ہی تواصوا بالحق یعنی محبت و دلسوزی کے ساتھ تلقین و نصیحت اور ابلاغ حق بھی اس کے فرائض میں داخل ہے۔ یہ ضروری نہیں کہ اس امر کے لئے وہ حکومت کی طرف سے

پاکستان کی مالی زندگی کے چار سال

(از مسٹر ممتاز حسن جوائنٹ سیکرٹری وزارت مالیات حکومت پاکستان)

پاکستان کی مالی حالت کا صحیح طور سے اندازہ کرنے کے لئے چند مبادیات کا ذہن نشین کر لینا ضروری ہے۔ سب سے پہلے یہ چیز یاد رکھنے کے قابل ہے۔ کہ جب مسلمانانِ ہند کی جانب سے پاکستان کا مطالبہ پیش ہوا۔ تو انگریز اور دوسرے غیر مسلم اہل سیاست اور ماہرین اقتصادیات کی طرف سے سب سے بڑا یہ اعتراض کیا گیا۔ کہ پاکستان کے پاس اتنا پیسہ کہاں سے آئے گا۔ کہ وہ حکومت کے اخراجات کو پورا کر سکے۔ یہ اعتراض نہ صرف ان لوگوں کی طرف سے کیا گیا تھا۔ جو سرے سے پاکستان کے وجود میں آنے کے ہی خلاف تھے۔ بلکہ وہ لوگ بھی جو بظاہر پاکستان کے متعلق غیر ہمدردانہ رویہ نہیں رکھتے تھے یہ کہتے تھے کہ کیا کیا جائے۔ ہم تو پاکستان کے حق میں ہیں۔ لیکن پاکستان کے تخیل کے راستے میں اس قدر اہم اقتصادی مشکلات حائل ہیں۔ کہ اس کا کامیاب ہونا دشوار بلکہ ناممکن ہوگا۔

آغاز کار

جب پاکستان وجود میں آچکا۔ تو جس طرح اس کی تشکیل ہوئی۔ اور جو سرحدیں قائم ہوئیں۔ اور تقسیم کا کام جس عجلت سے کیا گیا۔ اس کے باعث مزید مشکلات پیدا ہوئیں۔ یہ تو پہلے ہی سے امر مسلمہ تھا۔ کہ پاکستان کا مالیہ ہندوستان کے مقابلے میں آبادی اور رقبہ کے تناسب سے بہت ہی کم ہوگا۔ اس کے علاوہ یہ امر بھی کسی سے مخفی نہ تھا۔ کہ ہمارے فوجی مصارف زیادہ ہوں گے۔ کیونکہ مغربی پاکستان کی شمالی مغربی اور مشرقی پاکستان کی جنوبی سرحد وہی تھی۔ جس پر غیر منقسم ہندوستان کے فوجی مصارف کا بیشتر حصہ خرچ ہوتا تھا۔

مزید براں پاکستان کے مشرقی اور مغربی حصوں میں ہزاروں میل کا بعد ہونے کی وجہ سے دفاع کا مسئلہ اور بھی پیچیدہ ہو گیا تھا۔ اس کے علاوہ اس امر کا بھی شدید احساس تھا۔ کہ پاکستان کا علاقہ اقتصادی اعتبار سے بہت پسماندہ ہے۔ جس کی طرف ہمارے وزیر اعظم نے ہندوستان کے وزیر مال کی حیثیت سے ماقبل تقسیم کے میزانیہ میں توجہ دلائی تھی۔ اور اس میں ہندوستان کے مسلم اکثریت والے علاقوں کے پسماندہ ہونے کی طرف خاص طور سے توجہ دلائی تھی۔ بلکہ یہ کہنا بھی غلط نہ ہوگا۔ کہ پاکستان کے مطالبہ میں ایک عنصر یہ بھی کارفرما تھا۔ کہ غیر منقسم ہندوستان کی حکومت نے مسلم اکثریت والے علاقوں کو ہمیشہ اقتصادی حیثیت سے پسماندہ رکھا دیا۔ جیسا کہ پہلے کہا جا چکا ہے۔ یہ سب باتیں معلوم تھیں۔ اور ان کی بنا پر پاکستان کی مالی مشکلات کے متعلق بڑی حد تک پیش بینی کی جا چکی تھی مگر تقسیم کے فوراً بعد جو واقعات رونما ہوئے۔ انہوں نے ان مشکلات میں اور نہیں تو ۱۰۰ فی صدی کا اضافہ ضرور کر دیا۔

اول فرقہ وارانہ فسادات کے باعث انسانوں کی ایک کثیر تعداد سرحد کے دونوں طرف اپنے آبائی وطن ترک کرنے پر مجبور ہو گئی۔ پاکستان سے کوئی پچاس لاکھ انسان رخصت ہو گئے۔ اور ان کی جگہ ۷۰ لاکھ سے زیادہ انسان برباد اور بے خانماں ہو کر پاکستان پہنچے۔ اس سے ایک طرف تو پاکستان کی زراعت تباہ ہو گئی۔ اور زمینیں ایک عرصہ تک بے کاشت رہیں۔ دوسرے پاکستان کی تجارت اور بنکوں کے کاروبار کو بے حد صدمہ پہنچا۔ ہماری تجارت اور بنک زیادہ تر غیر مسلم ہاتھوں میں تھے اور جب ان غیر مسلموں نے اپنی مرضی سے یا مجبوراً اس ملک کو چھوڑا۔ تو وہ اپنا کاروبار بھی اپنے ساتھ لیتے گئے۔

(باقی)

درخواست ہائے دعا

(۱) میرا پھوپھی زاد بھائی محمد نواز خاں راولپنڈی میں ایک لمبے عرصہ سے بیمار چلا آتا ہے۔ احباب اسکی صحت کے لئے دعا فرمائیں۔ رفیق احمد جمیل وٹرنری کالج لاہور

(۲) خاکسار کو مکانہ طور پر چند ایک مشکلات ہیں۔ بزرگانِ سلسلہ سے دعا کی درخواست ہے۔ (مظفر حسین عباسی لاہور چھاؤنی)

بقیہ صفحہ ۴

جھنڈے ہوا میں لہرا رہے تھے۔ جگہ بجگہ فوٹو اتارے جا رہے تھے۔ پھول برس رہے تھے۔ کلمہ بآواز بلند اور درود شریف پڑھے جا رہے تھے۔ عورتیں اور مرد اوپر کھڑے آنسو شہید پر بہا رہے تھے۔

لدھیانہ میں ایک عجیب طوفان برپا ہو گیا ہے۔ بہت سے احراری پارٹی کی بزدلی دیکھ کر مسلم لیگ میں شامل ہو رہے ہیں۔ احباب ملاحظہ فرمائیں۔ جس جماعت کا ماضی یہ ہے۔ جو مجلس ان باتوں کی عادی ہو۔ جو مجلس محمد صدیق مسلم لیگی کو شہید کر سکتی ہے۔ وہ مجلس مسلمانوں کی خیر خواہ کیسے ہو سکتی ہے۔ جس مجلس کو قائد اعظم کے اصولوں سے دشمنی ہو۔ جو ساری عمر پاکستان کی خاطر لڑتی رہی ہو۔ کیا وہ اس قابل ہے۔ کہ مسلمان اسی کو گلے لگائیں۔ حدیث شریف میں ہے۔ کہ مومن ایک سوراخ سے دو دفعہ نہیں ڈسا جایا کرتا۔ پس ایک دفعہ مسلم قوم کو جس مجلس نے ڈسا ہے۔ مومن دوسری دفعہ اس کے لئے اپنے ہاتھ کو نہیں پھیلا سکتا۔

پنجاب کی نئی وزارت سے ایک گذارش

پنجاب کے انتخابات ختم ہو چکے۔ اور اہل پنجاب نے اپنی مرضی کے مطابق ممبران کا انتخاب کر لیا۔ اب اُمید ہے۔ چند دنوں تک پنجاب کی نئی وزارت منصۂ شہود پر آجائے گی۔

جیسا کہ ظاہر ہے۔ کہ ان حالیہ انتخابات میں مسلم لیگ ہی بفضل خدا کامیاب رہی ہے۔ اس لئے مسلم لیگ ہی اپنی وزارت بنائے گی۔

قیام پاکستان کے بعد پنجاب میں مسلم لیگ ہی کی وزارت تھی مگر بد قسمتی سمجھئے کہ بعض ایسے خطرناک حالات پیدا ہو گئے۔ جس سے اس وزارت میں باہمی اختلافات کی رو چل پڑی۔ نتیجہ یہ ہوا کہ اہل پنجاب سے وزارت چھین لی گئی۔ یقیناً یہ ایک سیاہ دھبا تھا۔ جو پنجاب اور اہل پنجاب پر لگا۔

اب جو نئے انتخابات ہوئے ہیں۔ ان کے نتیجہ میں جو وزارت قائم ہو گی۔ میں اس کے متعلق کچھ کہنا چاہتا ہوں۔ ... بے شک مسلم لیگ ہی ایک ایسی جماعت ہے۔ جس کے اصول اپنے اندر اتنی وسعت رکھتے ہیں۔ کہ ہر فرقہ کے لوگ اختلاف عقائد کے باوجود ان پر عمل پیرا ہو سکتے ہیں۔ ان کی تعمیل میں کسی قسم کی دقت پیش نہیں آسکتی اور اس میں بھی کوئی شبہ نہیں۔ کہ یہی جماعت فعال جماعت ہے۔ اگر یہ جماعت اپنے اصولوں پر پورے طور پر عامل رہے اور جس طرح آج تک اس بہادر جماعت نے دنیا میں بلحاظ سیاست ایک بے نظیر مثال پیش کی ہے۔ اسی طرح اس مثال کو زندہ برقرار رکھنے کے لئے ہر لمحہ تیار رہے تو یہ یقینی امر ہے۔ کہ آئندہ بھی انشاء اللہ العزیز ہرگز اپنے نصب العین میں ناکام نہیں رہے گی۔ جس طرح آج تک اسے ناکامی کا منہ نہیں دیکھنا پڑا۔ اس لئے میں اب نئی قائم ہونے والی وزارت کے نمائندگان سے کہوں گا۔ کہ اہل پنجاب نے ان کو بجوسنی سوچ سمجھ کر ہیتوں میں سے منتخب کیا ہے۔ انہوں نے انہیں کامیاب بنانے میں کوئی دقیقہ فروگذاشت نہیں کیا۔ ان کی نگاہیں اپنے منتخب کردہ نمائندگان پر ہیں۔ ان کی اُمیدیں ان کے ساتھ وابستہ ہیں۔ سو محتاط رہیں ایسا نہ ہو کہ ان کی اُمیدیں خاک میں مل جائیں۔ اور ان کو مایوس ہونا پڑے۔

نمائندگان کو سوچنا چاہیئے۔ کہ قوم کا بھی آپ پر حق ہے۔ کہ اس فرض کو جو اسلام حکومت پر مقرر کرتا ہے۔ اس کو ہر وقت پیش نظر رکھیں۔ کہ رعایا کی ضروریات تعلیمی۔ اقتصادی اور معاشی کا خیال رکھیں بہتر ہوگا۔ کہ حلف وفاداری اُٹھانے کے ساتھ ہی آپ اپنے دلوں سے پختہ عہد کر لیں۔ کہ اپنی قوم کی۔ اس خلوص اور جذبہ محبت سے نمائندگی کریں کہ جس کے وہ حق دار ہیں۔ اس کے دکھ سکھ اور غم اور خوشی میں ان کے ساتھ شرکت کریں۔

رسول کریم صلی اللہ علیہ و آلہٖ وسلم فرماتے ہیں اَلسَّعِیْدُ مَنْ وُعِظَ بِغَیْرِہٖ۔ کہ سعادت مند وہ شخص ہے۔ کہ جو اپنے غیر سے نصیحت پکڑے۔ اس لئے آپ پر یہ بھی لازم ہے۔ کہ ماضی کے تلخ واقعات اور سیاہ بدنما داغ جو پنجاب کی پیشانی پر لگا ہے۔ اس کو مدنظر رکھیں۔

اور جہاں تک انسانی کوشش کا تعلق ہے۔ ملک کی ترقی قوم کی فلاح و بہبودی میں ہمیشہ منہمک رہیں۔ کہ قوم نے منتخب ہی اس لئے کیا ہے۔ مبادا ماضی کی طرح یہ وزارت بھی اپنے افعال قبیحہ سے بدنام ہو۔

اس نصیحت پر عمل کرنے سے یہ فائدہ ہوگا۔ کہ قوم کا اعتماد آپ حاصل کر لیں گے۔ وہ اپنے دلوں میں آپ کو جگہ دے گی۔ پاکستان کی شان دوبالا ہو گی۔ اور مسلم لیگ کی برتری قائم و دائم رہے گی۔ اور اس کا وقار بڑھے گا۔ نہ صرف یہی بلکہ خدا تعالیٰ بھی خوش ہوگا۔ کہ آپ نے اس کی مخلوق کی خدمت میں کسی قسم کی کمی نہیں چھوڑی۔ خدا تعالیٰ سے دعا ہے کہ نئی وزارت اس نصیحت پر عمل کر سکے۔ آمین۔ وآخر دعوانا ان الحمد للّٰہ رب العالمین۔

وما علینا الا البلاغ

(عبد الکریم خان کاٹھگڑھی رکن بزم احمد احمد نگر ضلع جھنگ)

سندھ میں ایک تبلیغی جلسہ

جماعت احمدیہ حسن دباڑہ ضلع لاڑکانہ سندھ کی طرف سے ۱۵ مارچ ۱۹۵۱ء کو زیر صدارت محترم صوفی محمد رفیع صاحب پراونشل امیر صوبہ سندھ ایک تبلیغی جلسہ منعقد ہوا۔ قرآن کریم کی تلاوت اور نظم کے بعد صاحب صدر نے جلسہ کی غرض وغایت بیان فرمائی۔ بعدہٗ مکرم مولوی کریم بخش احمد صاحب مبلغ اور قریشی عبد الرحمن صاحب سیکرٹری جماعت احمدیہ سکھر شیخ محمد حنیف صاحب آف کوئٹہ نے تقاریر کیں۔ مولانا غلام احمد صاحب فرخ انچارج مبلغ سلسلہ عالیہ احمدیہ سندھ نے ایک مدلل تقریر فرمائی۔ تقریر نہایت پُر اثر تھی۔ تقریر کے بعد چند ایک غیر احمدی احباب نے سوالات کئے۔ جن کے جواب دیئے گئے۔ جلسہ میں سکھر۔ کھنڈو۔ باڈہ حسن اور دیگر نواح کے احمدی احباب شامل ہوئے۔ اس کے علاوہ دو صد کے (۲۰۰) کے قریب غیر احمدی بھی شریک جلسہ تھے۔

(خاکسار مرزا فتح محمد جنرل سیکرٹری جماعت احمدیہ حسن دباڑہ)

آپ کی قیمت اخبار اپریل ۵۱ء میں ختم ہے

اگر آپ نے اس وقت تک قیمت اخبار بذریعہ منی آرڈر نہیں بھجوائی ——— تو مہربانی فرما کر قیمت اخبار سالانہ -/۲۴ ششماہی -/۱۳ سہ ماہی -/۷ بذریعہ منی آرڈر بھجوا دیں۔ اگر رقم نہ آئی۔ تو مجبوراً وی۔پی آپ کی خدمت میں بھجوایا جائے گا۔ اگر آپ نے اس کو وصول فرما لیا۔ تو اخبار باقاعدہ ارسال خدمت ہوگا۔ ورنہ معذوری ہوگی۔ اگر وی۔پی کی رقم ڈاکخانہ میں پھنس گئی۔ تو پھر بھی دفتر ذمہ دار نہ ہوگا۔ ہاں رقم کی وصولی کے لئے آپ کا ساتھ دیگا۔

نمبر	نام	نمبر	نام
۱۳۲۶	میاں محمد رفیع صاحب	۲۳۰۲۳	عبد اللطیف صاحب
۲۸۷۱	ملک صاحب خان صاحب	۲۳۰۶۲	پیر شریف احمد صاحب
۲۷۴۵	غلام سرور صاحب	۲۳۱۷۹	مولوی لال دین صاحب
۱۲۷۸۱	خواجہ محمد صدیق صاحب	۲۳۲۲۵	عبد الحمید صاحب
۱۴۴۳۶	مولوی نظام دین صاحب	۲۳۴۲۴	مولوی عبد اللہ صاحب
۱۵۹۵۱	منشی غلام محمد صاحب	۲۳۴۴۳	جماعت کوٹ مولا بخش
۱۷۰۳۳	شیخ جلال الدین صاحب	۲۳۴۴۹	محمد اشرف صاحب
۲۱۷۰۱	جلال الدین صاحب	۲۳۴۵۰	حکیم عبد الرحمن صاحب
۲۱۸۶۹	چوہدری عنایت اللہ صاحب	۲۳۴۶۷	امام دین صاحب
۲۲۰۹۴	میاں غلام محمد صاحب	۲۳۵۰۳	مہر محمد داؤد صاحب
۲۳۲۰۰	سید سردار شاہ صاحب	۲۳۵۱۰	میراں بخش صاحب
۲۳۳۰۱	چوہدری عبد الرحمن صاحب	۲۳۵۸۹	انجمن جھڈو سندھ
۲۳۵۲۴	قاضی مسعود احمد صاحب	۲۳۵۹۲	نذیر احمد صاحب
۲۳۵۲۶	چوہدری افتخار الدین صاحب	۲۳۵۹۴	مولوی عبد السلام صاحب
۲۳۵۲۷	مسٹر اے احمد صاحب	۲۳۵۹۵	حافظ گوہر دین صاحب
۲۳۵۲۸	ماسٹر سراج الدین صاحب	۲۳۶۹۴	ایم۔اے خان صاحب
۲۳۵۵۸	ملک امام الدین صاحب	۵۲۰۶	بابو عبد اللطیف صاحب
۲۳۵۷۳	جمعدار غلام حسین صاحب	۱۵۷۲۳	ڈاکٹر عبد المجید صاحب
۲۳۵۷۴	مولوی غلام رسول صاحب	۱۸۰۲۱	محمد اسلم صاحب
۲۳۵۳۷	محمد اکرم صاحب	۸۰۸۶	یوسف زئی صاحب
۲۳۵۴۰	نواب دین صاحب	۲۱۹۵۶	سید انوار الحق صاحب
۲۳۵۴۳	ملک نذیر احمد صاحب	۲۳۱۵۷	سردار علی صاحب
۲۳۵۴۵	محمد عبد اللہ صاحب	۲۳۶۴۸	میاں فیروز دین صاحب
۱۸۰۸۱	عبد الستار صاحب	۲۳۵۸۶	مولوی عبد السلام صاحب
۲۳۴۵۵	مولوی کرم الٰہی صاحب	۹۸۵۶	عزیز محمد خان صاحب
۲۳۴۵۶	ماسٹر فضل دین صاحب	۲۳۶۹۵	ایم۔اے شاہ صاحب
۲۳۵۷۶	اے۔آر۔چوہدری صاحب	۱۳۴۴۸	نور محمد صاحب
۲۳۵۷۸	حمیدہ صاحبہ	۲۳۴۷۰	ایم نیاز محمد صاحب
۲۳۵۸۰	عبد المنان صاحب	۲۳۱۰۲	سلیم اللہ صاحب
۲۳۵۸۲	ڈاکٹر فقیر اللہ صاحب	۵۷۴۳	محمد شریف صاحب
۲۳۵۸۳	قربان حسین صاحب	۴۱۴۳	کرنل نظام دین صاحب
۲۳۶۳۹	رشید احمد صاحب	۱۰۴۰۰	فضل الٰہی صاحب
۲۳۶۴۰	محمد ابراہیم صاحب	۱۵۳۷۳	ڈاکٹر اختر محمود صاحب
۴۰۰۸	چوہدری فتح محمد صاحب	۲۰۱۳۰	علی احمد صاحب
۱۵۲۲۹	لال دین صاحب	۲۱۷۰۵	قادیانی صاحب
۱۷۱۲۷	فضل محمد صاحب	۲۱۹۵۲	جند اللہ بخش صاحب
۱۷۲۲۳	عزیز احمد صاحب	۲۱۹۹۴	محمد رمضان صاحب
۱۷۴۲۹	منظور الحسن صاحب	۲۳۲۱۰	چوہدری مشتاق احمد صاحب
۲۱۲۴۰	شیخ رحمت اللہ صاحب	۲۳۳۸۰	یعقوب خان صاحب

ہمارے مشتہرین کو آرڈر دیتے وقت الفضل کا حوالہ ضرور دیا کریں

اعلان

احباب کی اطلاع کیلئے اعلان کیا جاتا ہے کہ خاکسار نے گورنمنٹ پاکستان کو سپلائی کرنے کے لئے وسیع پیمانہ پر لکڑی کی چرائی کا کام شروع کیا ہوا ہے۔ لہذا ضرورتمند اصحاب ہر قسم کی چرائی شدہ عمارتی لکڑی حسب منشاء دوران کام میں ارزاں انزاخ پر حاصل کر سکتے ہیں۔

المشتہر چوہدری غلام حسین احمدی ٹمبر مرچنٹ ہیڈ گورنمنٹ کنٹریکٹر ریلوے روڈ جہلم

اعلان نکاح

مکرمی غلام سرور صاحب راہو رسیر باندھی ضلع نوابشاہ ولد نظر محمد صاحب کا نکاح بادشاہ زادی صاحبہ بنت کیپٹن عصمت اللہ خان مرحوم کے ساتھ بعوض -/۲۰۰۰ روپیہ مہر صوفی محمد رفیع صاحب پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ سکھر نے بمقام سکھر پڑھا۔ اللہ تعالیٰ مبارک کرے۔ آمین

دفتر قریشی عبد الرحمٰن سیکرٹری جماعت احمدیہ سکھر سندھ

ضروری کتابیں جو ہر انجمن اور ہر گھر میں ہونی چاہئیں

حقائق و معارف قرآنیہ

(۱) اسماء القرآن فی القرآن ۔۔ ۳/
(۲) قرآنی دعاؤں کے اسرار ۔۔ ۳/
(۳) البیان فی اسلوب القرآن ۔۔ ۳/
(۴) اعجاز القرآن ۔۔ ۳/

سیرۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم
رحمۃ اللعالمین فی کتاب مبین ۔ دو جلدوں میں ۔۔ معہ

(۱) کتاب الحج:۔ حج اور اُسکی حقیقت ۔۔ ۳/
(۲) کتاب الصیام:۔ روزہ اور اُس کی فلاسفی ۔۔ ۳/
(۳) کتاب الزکوٰۃ:۔ زکوٰۃ کے متعلق مفصل کتاب ہے ۔۔ ۳/
(۴) مکتوبات احمدیہ:۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مکتوبات پانچ جلدوں میں ۔۔ عہ
(۵) ایضاً جلد ششم مخالفین سلسلہ کے نام ۔۔ ۱۲/

سیرت حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام موجود

مکمل لسٹ للعہ۔ قیمتیں معہ محصولڈاک ہیں۔ اللہ دین بلڈنگ سکندرآباد دکن عرفانی الکبیر سے طلب کریں۔ تاجروں کو نقد قیمت پر ۲۵ فیصدی کمیشن۔ خاکسار یعقوب علی عرفانی الکبیر

۲۱۱۵۸	ولائت خان صاحب

مولوی محمد علی صاحب کو چیلنج
معہ ساٹھ ہزار روپیہ انعام ۶۰۰۰۰
کارڈ آنے پر
مفت
عبد اللہ الہ دین سکندرآباد دکن

۲۳۶۰۰	ڈاکٹر لعل دین صاحب
۲۳۶۰۲	محمد اشرف صاحب
۲۳۶۴۱	سلطان احمد صاحب
۲۰۹۱۱	میر عبد الواحد صاحب
۲۳۴۲۹	حوالدار سلطان احمد صاحب
۲۳۲۰۶	چوہدری غلام احمد صاحب
۲۰۰۷۷	داؤد مظفر شاہ صاحب
۲۱۲۶۲	ڈاکٹر عبد الرحمٰن صاحب
۲۳۲۴۹	احمد آباد اسٹیٹ
۲۳۶۱۵	لال دین صاحب
۲۳۶۱۶	مولوی غلام محمد صاحب
۲۳۶۳۱	سید عبد اللہ شاہ صاحب
۲۳۲۱۱	محمد نواز خان صاحب
۲۳۶۴۲	محمد اسلم صاحب
۲۳۶۴۳	محمد اسرائیل صاحب
۹۲۲۶	حاجی محمد صاحب
۱۲۶۲۳	محمد شریف صاحب
۱۲۸۰۹	ڈاکٹر محمد دین صاحب
۲۱۶۶۹	فضل محمد خان صاحب
۲۰۹۶۰	حکیم عبد الرحمٰن صاحب
۲۰۶۱۶	حکیم عبد الرحمٰن صاحب

خطبہ

۱۶۰۲	سردار خان صاحب
۲۰۶۵	مولوی ابو الہاشم صاحب
۲۳۸۶	چوہدری فیروز دین صاحب
۲۶۳۳	میاں عطاء اللہ صاحب
۳۸۵۵	دوست محمد صاحب
۳۸۶۱	عبد الجبار صاحب
۳۹۴۸	محمد دین صاحب
۳۹۵۵	امداد خان صاحب
۳۹۶۱	مستری محمود احمد صاحب
۳۹۶۳	امام علی صاحب
۳۹۷۹	پیر نیاز احمد صاحب
۴۰۰۰	لجنہ اماء اللہ لوہان
۴۰۴۵	ملک غلام محمد صاحب
۴۰۴۶	فقیر محمد صاحب
۴۰۴۷	عمر دین صاحب
۴۰۴۸	شریف احمد صاحب
۴۰۴۹	عبد العزیز صاحب
۴۰۵۰	فیض احمد صاحب

روزانہ

۴۱۲۲	بابو غلام حسین صاحب
۱۷۴۰۳	محمد خان صاحب
۱۹۹۸۶	سید محمد احمد صاحب
۲۰۷۵۷	غلام احمد صاحب
۲۰۸۸۷	بشیر علی صاحب

افغانستان سومنات کے دروازے ہندوستان کو واپس کردیگا

پشاور ۲۹ مارچ - ہیرون سے مرصع سومنات مندر کے دروازے جو سلطان محمود غزنوی سومنات سے لے گئے تھے۔ کابل کی حکومت تحفہ کے طور پر بھارتی حکومت کو واپس کر دے گی۔ یہ سلطان محمود غزنوی کے وقت سے افغانستان کے سابق فرماں روا شاہ امان اللہ کے وقت تک محفوظ رکھے ہوئے تھے۔

حکومتِ افغانستان اس پیشکش کو افغانستان اور ہندوستان کے درمیان ناقابل انقطاع ثقافتی اور تمدنی تعلقات کا مظہر قرار دے رہی ہے۔ اس سلسلے میں شاہ افغانستان نے بھارتی حکومت کو جو خط لکھا ہے اس میں کہا گیا ہے "اب قتل عام جارحانہ فتوحات اور لوٹ مار کے دن گذر چکے ہیں۔ حکومت افغانستان بھارت اور افغانستان کی آریائی یکسانیت کے گہرے احساس کے تحت ان مدخون الود۔ دروازوں کو واپس کرنا چاہتی ہے جو کبھی اس مقدس عمارت کا حصہ تھے"۔

پاکستان پارلیمنٹ نے تمام مطالبات منظور کر لئے

کراچی ۲۹ مارچ - آج پاکستان پارلیمنٹ میں تمام مطالبات زر منظور کر لئے گئے

آج جب ریاستی امور و سرحدات کی وزارت کے لئے ۱۴ لاکھ ۷۰ ہزار روپے کی منظوری کا مسئلہ پیش ہوا تو میاں افتخار الدین نے تحریک تخفیف پیش کرتے ہوئے افسوس ظاہر کیا کہ حکومت ریاستوں کو ختم کرنے کے متعلق پاکستانی اور ریاستی عوام کا مطالبہ نہیں مانتی۔ ریاستوں کے وزرائے اعظم کو جو پاکستانی نہیں ہیں۔ وزیر اعظم کہا جاتا ہے۔ حکومت کو پاکستان اور ریاستوں کے عوام کا مطالبہ مانتے ہوئے ریاستوں کو ختم کر دینا چاہیئے۔ میں یہ نہیں کہتا کہ ریاستی عوام کی مرضی کے خلاف انہیں صوبوں میں شامل کیا جائے۔ لیکن ریاستی عوام کو اپنا آئین بنانے کا اختیار حاصل ہونا چاہیئے۔

مفتی اعظم فلسطین کو قتل کرنے کی سازش

قاہرہ ۲۹ مارچ - حکومت لبنان نے مفتی اعظم فلسطین کو قتل کرنے کی ایک سازش کا پتہ لگایا ہے سازش میں عرب ہائر کمیٹی کے دوسرے لیڈروں کو قتل کرنا بھی شامل تھا۔ یہ اطلاع ہفت روزہ عربی اخبار "المصری" نے شائع کی ہے۔ اس سلسلے میں متعدد اشخاص کو گرفتار کر لیا گیا ہے۔ اور تحقیقات کی جا رہی ہے۔

کئی اور ملکوں میں پاکستان کے سفارتخانے کھولے جائینگے

کراچی ۲۹ مارچ - آج ڈاکٹر محمود حسین نے پارلیمنٹ میں مسٹر احمد جعفری کے ایک سوال کے جواب میں بتایا کہ حکومت پاکستان عنقریب بلجیم، لنکا، ارجنٹائن، برازیل، سویڈن، سپین، مغربی جرمنی اور جنوبی افریقہ میں سفارتخانے کھولنے کا ارادہ رکھتی ہے۔ آپ نے یہ بھی بتایا کہ حکومت ۲۳ ممالک میں سفارتخانے کی عمارتوں کے کرائے کے طور پر ۳۲ ہزار ۵۰۹ روپے ماہوار خرچ کر رہی ہے۔ واشنگٹن، لندن، نیویارک اور اٹاوہ میں حکومت اس مقصد کے لئے ۲۲ لاکھ ۳۹ ہزار اور سات ہزار روپے میں عمارتیں خرید چکی ہے۔

مسٹر لیاقت علیخان نے وزیر دفاع کی حیثیت سے مسٹر احمد جعفری کے ایک سوال کے جواب میں کہا - ۱۹۵۰ء میں بری فوج کے بارہ اور فضائیہ کے چار افسروں کا کورٹ مارشل کیا گیا۔ بری فوج کے افسروں پر غصب فریب دہی۔ جعلی چیک وغیرہ اور فضائیہ کے افسروں پر چوری اور پرواز کے قواعد کی خلاف ورزی کے الزام تھے۔

سرکاری دفاتر مری نہیں جائینگے

لاہور ۲۹ مارچ - گورنر پنجاب نے اعلان کیا ہے کہ آئندہ موسم گرما میں سرکاری دفاتر مری منتقل نہیں کئے جائیں گے۔

امریکہ کی طرف سے پاکستانی طلبہ کیلئے سفری وظائف

کراچی ۲۹ مارچ - ریاست ہائے متحدہ امریکہ کے ایجوکیشنل فاؤنڈیشن (پاکستان) نے اعلان کیا ہے کہ پاکستان کے تقریباً ایسے ۱۲ طلبہ کو سفری وظائف دیئے جائیں گے۔ جو آئندہ موسم خزاں کی میقات میں امریکی یونیورسٹیوں اور کالجوں میں حصول علم کے لئے عازم امریکہ ہونا چاہتے ہیں۔ واضح رہے کہ یہ وظائف صرف سفر کے اخراجات کے لئے دیئے جا رہے ہیں ان میں دوران تعلیم کے اخراجات تعلیمی فیس اور دیگر اخراجات شامل نہیں ہیں اور نہ ہی [illegible] کسی امریکی یونیورسٹی میں داخلہ کی فیس اس وظیفہ میں شامل ہے درخواست گذار، پاکستان کے شہری ہوں۔ انکا تعلیمی ریکارڈ بہترین رہا ہو اور انہیں امریکہ کے کسی مسلمہ تعلیمی ادارہ میں اعلیٰ تعلیم کے لئے داخلہ مل چکا ہو۔ درخواست گزاروں کے لئے یہ بھی ضروری ہے کہ اس امر کا اطمینان بخش ثبوت مہیا کریں کہ وہ امریکہ میں اپنے قیام کے دوران میں تعلیمی اور رہائش کے اخراجات برداشت کر سکتے ہیں

خواہشمند طلبہ کو مشورہ دیا ہے کہ وہ یونائیٹڈ سٹیٹس ایجوکیشنل فاؤنڈیشن ۹۰۔ ڈیپلو لائن کراچی، یا شعبہ

کیا ۱۴ اقوام مشترکہ طور پر چین سے اپیل کرینگی؟

لندن - ۲۹ مارچ - کہا جاتا ہے کہ کوریا کا مسئلہ حل کرنے کے لئے چین سے ۱۴ اقوام کی مجوزہ اپیل پر لیک سیکیس میں مزید مباحثہ کے لئے اقوام متحدہ کے برطانوی وفد کو ایک چار نکاتی نامہ دیا گیا ہے، اسٹار کے نامہ نگار کے خیال میں یہ چار نکات حسب ذیل ہوں گے۔ اولاً کوریا کا مسئلہ فوجی کارروائی اور سیاسی گفت و شنید کے ذریعے طے کیا جا سکتا ہے۔ اور ان دونوں میں سے کسی ایک فریق کا رخ دوسرے کو مزاحم نہیں ہونا چاہیئے۔

دوئم کوریا میں شمالی جانب چینی سرحدوں تک فوج کے بڑھنے سے روسی مداخلت کے اندیشہ کے علاوہ مذاکرات امن پر بھی اثر پڑنے کا احتمال ہے۔

تیسرے ۳۸ ویں خط متوازی کو عبور کرنے کی قطعی ممانعت سے جنرل میک آرتھر کو اپنی فوجی مہم میں دشواری پیش آئے گی۔

چوتھے جنگ کے متعلق جنرل میک آرتھر کو قطعی ہدایات دینے سے لڑائی میں شریک سپاہیوں کی زندگی خطرہ میں پڑ سکتی۔

آزاد کشمیر کے تخفیف شدہ افسر

مظفر آباد - ۲۹ مارچ آزادی کشمیر کی تحریک کے نگران اعلیٰ چوہدری غلام عباس سے حکومت آزاد کشمیر کے محکمہ کسٹم کے تخفیف شدہ افسروں کے ایک وفد نے ملاقات کی اور برطرفی کے بعد سے اپنی دشواریاں ان کے سامنے پیش کیں۔ چوہدری صاحب نے وفد کی تمام شکایات سنیں اور انہیں یقین دلایا کہ حکومت آزاد کشمیر تخفیف شدہ ملازموں کو دوبارہ ملازمت دلانے کی ہر ممکن کوشش کرے گی۔ (اسٹار)

قاہرہ جانے والے پاکستانی صحافی

راولپنڈی ۲۹ مارچ مقامی روزنامہ "تعمیر" کے آڈیٹر مسٹر نسیم حجازی مصر جانے کے لئے آج ہوائی جہاز سے کراچی روانہ ہو رہے ہیں۔ مسٹر حجازی پاکستانی صحافیوں کے اس خیر سگالی مشن کے رکن ہیں۔ جو مصری حکومت کی دعوت پر مصر کا دورہ کرنے جا رہا ہے۔ مشن کے ارکان جو ۱۰ مدیران پر مشتمل ہے ۱۲ اپریل کو کراچی سے قاہرہ روانہ ہو جائیں گے۔

(اسٹار)

اطلاعات ریاست ہائے متحدہ امریکہ لاہور جنگ سکوائر لاہور یا امریکن قنصل خانہ ڈھاکہ سے "فل برائٹ سٹوڈنٹ ٹراویل گرانٹ" سے متعلق درخواست کے فارم حاصل کریں۔ اور ان کی مکمل خانہ پوری کے بعد سیکرٹری یونائیٹڈ سٹیٹس ایجوکیشنل ۹۰ ڈیپلو لائن کے نام ۱۰ مارچ ۱۹۵۱ء تک بھیجدیں۔

(ی۔ س۔ ا۔ س)

سوشلسٹوں کی طرف سے مراقش کی آزادی کی حمایت

نئی دہلی - ۲۹ مارچ - صوبہ دہلی کی سوشلسٹ پارٹی نے ایک قرارداد میں طونس اور مراقش میں آزادی کی جدوجہد کی پوری حمایت کا اعلان کیا ہے

اس پارٹی نے حکومت ہند سے کہا ہے کہ وہ فرانس پر اس امر کے لئے سفارتی دباؤ ڈالے کہ وہ ان دونوں ملکوں کو آزاد کر دے۔ قرارداد میں ان مظالم پر غم و غصہ کا اظہار کیا گیا ہے۔ جو کہا جاتا ہے کہ مراقش نے ان ملکوں میں آزادی کی تحریک کو کچلنے کے لئے عوام پر ڈھائے ہیں۔ (اسٹار)

بہاولپور میں ٹڈی دل

بغداد الجدید - ۲۹ مارچ - معلوم ہوا ہے کہ ریاست بہاولپور کے رحیم یار خاں اور صادق آباد تحصیلوں میں ٹڈیوں کے بڑے دل آئے ہوئے ہیں جو غلہ خصوصاً تیل کے بیج کی فصل کو بہت نقصان پہنچا رہے ہیں۔ اندیشہ ہے کہ یہاں ٹڈیاں بڑی تعداد میں انڈے بھی دے رہی ہیں۔

ٹڈیوں کے انسدادی محکمہ کا عملہ اور عوام انہیں ہلاک کرنے کی پوری کوشش کر رہے ہیں۔ اور تمام سرکاری محکموں کو ہدایت کر دی گئی ہے کہ ان سے نجات حاصل کرنے کے لئے جو طریقہ اختیار کیا جائے۔ اس میں پورا تعاون برتا جائے (اسٹار)